مبین المقدار الواجب من اللحیۃ
گنبد شریف حضور مفتی جاورہ
داڑھی کی مقدار
اور
اس کا شرعی حکم
مصنف
حضرت علامہ شاہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب صدیقی رحمہ اللہ تعالی

مفتی ابو الطاہر محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

داڑھی کی مقدار
اور
اس کا شرعی حکم

سوال: داڑھی ایک مشت ہو یا اس سے کم؟ جس کی داڑھی ایک مشت سے کم ہو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ مستفتی: حاجی محمد عثمان حسین وعبدالعزیز خاں، پیلی بھیت

الجواب: اللھم أرنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه.

حدیث شریف میں ہے: خالفوا المشرکین: أحفوا الشوارب و وَفِّروا اللحی. رواہ الشیخان وابوداؤد وابن ماجہ والنسائی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ مشرکوں کی مخالفت کرو۔ موچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

(صحیح البخاری، باب تقلیم الاظفار، جلد: ۷، ص: ۱۶۰ مطبوعہ بیروت)

حدیث شریف میں ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم أمر بإحفاء الشوارب وإعفاء اللحیة. رواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موچھیں خوب پست کرنے اور داڑھیاں بڑھانے کا حکم فرمایا۔ (صحیح مسلم، باب خصال الفطرۃ، جلد: ۱، ص: ۲۲۲)

حدیث شریف میں ہے: عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: جزوا الشوارب وأرخوا اللحیٰ خالفوا المجوس. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں: مونچھیں کتراؤ اور داڑھیاں بڑھنے دو۔ آتش پرستوں کی مخالفت کرو۔

(شرح معانی الآثار، باب حلق الشارب، جلد: ۴، ص: ۲۳۰)

حدیث شریف میں ہے: قصوا الشوارب وأعفوا اللحیٰ رواہ أحمد عن أبي ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مونچھیں ترشواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

(مسند الامام أحمد بن حنبل، جز: ۱۲، ص: ۳۴)

حدیث شریف میں آیا ہے: وَفِّروا اللحیٰ وخذوا من الشوارب رواہ الطبرانی عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھوں میں سے کاٹو۔

(مسند الامام أحمد بن حنبل، جز: ۱۵، ص: ۹)

حدیث شریف میں ہے: أحفوا الشوارب وأعفوا اللحیٰ ولا تشبھوا بالیھود رواہ الطحاوی عن أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ. مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔ یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔ (مسند الامام أحمد بن حنبل، جز: ۱۴، ص: ۳۰۶)

حدیث شریف میں ہے: قصوا سبالکم ووفروا عثانینکم وخالفوا أھل الکتاب. رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن أبی أمامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ. مونچھیں کتراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ، یہود ونصاریٰ کی مخالفت کرو۔

(مسند الامام أحمد بن حنبل، جز: ۳۶، ص: ۶۱۳)

حدیث شریف میں ہے: أوفوا اللحیٰ وقُصُّوا الشوارب. رواہ الطبرانی فی کبیرہ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما. پوری کرو داڑھیاں اور ترشواؤ مونچھیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جز: ۱۱، ص: ۲۷۷)

حدیث شریف میں ہے: ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم المجوس: فقال: إنھم یوفرون سبالھم ویحلقون لحاھم فخالفوھم، رواہ البیھقی من میمون بن مھران عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا: وہ اپنی لبیں بڑھاتے ہیں اور داڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کے خلاف کرو۔

(شعب الایمان، باب الأخذ من اللحیة، والشارب، جز: ٨، ص: ٢٢١)

حدیث شریف میں ہے: لا یأخذ أحد کم من طول لحیتة، رواه الخطیب عن أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه. ہرگز تم میں کا کوئی شخص اپنی داڑھی کے طول سے کم نہ کرے۔ (تاریخ بغداد، جز: ٦، ٤١٨)

حدیث شریف میں ہے: لکن ربی أمرنی أن أحفی شاربی و أعفی لحیتی. مگر مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ اپنی لبیں پست کروں اور داڑھی بڑھاؤں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ذکر أخذ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من شاربہ، جز: ١، ص: ٤٤٩)

اس حدیث کا واقعہ وہ ہے جو کتاب الخمیس وغیرہ کتب معتمدہ میں ہے کہ جب حضور پرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہدایت اسلام کے فرامین بنام سلاطین جہاں نافذ فرمائے، قیصر ملک روم نے تصدیق نبوت کی مگر دنیا کی خاطر اسلام نہ لایا۔ مقوقس بادشاہ مصر نے فرمان نامہ کی کمال تعظیم کی، اور ہدایا حاضرِ بارگاہِ رسالت کیے۔ سگ ایران خسرو پرویز نے فرمان اقدس چاک کر دیا، اور باذان صوبہ یمن کو لکھا کہ دو مضبوط آدمی بھیجکر انہیں یہاں بلائے۔ باذان صوبہ یمن نے اپنے داروغہ بابویہ اور ایک پارسی خرخسرہ کو مدینہ طیبہ روانہ کیا۔

انہما حین دخلا علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و علیٰ آله وسلم کانا قد حلقا لحاهما و أعفیا شواربهما فکره النظر الیهما وقال: ویلکما، من أمر کما بهذا؟ قالا: أمرنا بهذا ربنا، یعنیا ن کسریٰ فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لکن ربی أمرنی بإعفاء لحیتی وقص شواربی. یہ دونوں جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے داڑھیاں منڈائے اور مونچھیں بڑھائے ہوئے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی طرف نظر فرماتے کراہت آئی۔ اور فرمایا: خرابی ہو تمہارے لیے، کس نے

تمہیں اس کا حکم دیا؟ وہ بولے ہمارے رب یعنی خسرو پرویز نے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر مجھے میرے رب نے داڑھی بڑھانے اور لبیں تراشنے کا حکم فرمایا۔
(تاریخ الخمیس کتاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی کسریٰ، جز: ۲، ص: ۳۵)

عبرت

مسلمان اس حدیث کو یاد رکھیں کہ بابویہ اور خرخسرہ اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے، نہ احکام اسلام سے آگاہ تھے پھر بھی، ان کی یہ وضع دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی صورت دیکھنے سے کراہت کی، تو جو شخص مسلمان ہو کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام کو جان بوجھ کر حضور پرنور اور ان کے مبارک فرمان کے خلاف مجوسیوں کی موافقت میں ایسی گندی صورت بنائے وہ کس قدر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کراہت و بیزاری کا باعث ہوگا؟ آدمی جس حال میں مرتا ہے اسی حال میں اٹھتا ہے۔ اگر قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ مجوس کی سی صورت دیکھ کر نگاہ فرمانے سے کراہت فرمائی تو یقین کے ساتھ جان لے کہ تیرا ٹھکانہ کہیں نہ رہا۔ مسلمان کی پناہ امان نجات رستگاری جو کچھ ہے ان کی نظر رحمت میں ہے۔ اللہ کی پناہ اس بری گھڑی سے کہ وہ نظر فرماتے کراہت لائیں۔

ان احادیث کریمہ سے داڑھی منڈانے یا کتروانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔ کیوں کہ اصول فقہ کی کتابوں میں اس بات کی تصریح ہے کہ امر کا موجب اور اس کے حقیقی معنی وجوب ہیں لہٰذا ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ داڑھی رکھنا واجب ہے۔ منڈانا یا کتروانا قریب بحرام ہے۔ اب اس مضمون پر چند اکابر علمائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نصوص بھی ملاحظہ ہوں۔

امام محمد بن ابی الحسن علی مکی دقائق الطریقہ میں حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں فرماتے ہیں: یکون فی اٰخر الزمان أقوام یقصون لحاھم أولئك لاخلاق لھم. آخر زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے کہ داڑھیاں کتریں گے، وہ نرے بدنصیب ہیں یعنی ان

کے لیے دین میں حصہ نہیں، آخرت میں بہرہ نہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ منہ

(احیاء علوم الدین عن کعب الاحبار، النوع الثانی، فصل فی اللحیۃ،
مطبعۃ المشہد الحسینی قاہرہ، جز:۱ص:۱۴۵)

ملا علی قاری مرقات شرح مشکاۃ میں پھر علامہ فتنی مجمع البحار میں پھر شیخ محقق محدث دہلوی لمعات میں فرماتے ہیں: قص اللحية كان من صنع الأعاجم وهو اليوم شعار كثير من المشركين كالافرنج والهنود ومن لاخلاق له في الدين من الفرق الموسومة بالقلندرية طهر الله حدود الدين عنهم. داڑھی تراشا پارسیوں کا کام تھا، اور اب تو بہت کافروں کا شعار ہے۔ جیسے فرنگی اور ہندو اور وہ فرقہ جس کا دین میں کچھ حصہ نہیں جو قلندریہ کہلاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اسلامی حدود کو ان سے پاک کرے۔ (مرقاۃ شرح مشکاۃ، باب السواک، جز:۱ص:۳۹۶)

امام ابوالحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل مرغینانی نے کتاب التجنیس میں اور حضرت شیخ نے لمعات میں فرمایا ہے: هل يجوز حلق اللحية كما يفعله الجواليقون؟ الجواب: لايجوز. ذكره في جناية الهداية و كراهية التجنيس. یعنی کیا داڑھی مونڈنا جائز ہے؟ جیسے جھولا شاہی فقیر کرتے ہیں۔ جواب: ناجائز ہے، ہدایہ کتاب الجنایات اور تجنیس کتاب الکراہیۃ میں اس کی تصریح ہے۔

(لمعات التنقیح شرح مشکاۃ المصابیح کتاب الطہارۃ، باب السواک، جز:۲ص:۶۷)

رد المحتار میں ہے: ازالة الشعر من الوجه حرام الا اذا نبت للمرأة لحية أو شوارب فلا تحرم ازالته بل يستحب. منہ کے بال دور کرنا حرام ہے، مگر کسی عورت کے داڑھی یا مونچھ نکل آئے تو اسے اس بال کا دور کرنا حرام نہیں، بلکہ مستحب ہے۔

(رد المحتار، فصل فی النظر والمس، جز:۶ص:۳۷۳)

امام شمس الائمہ کردری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وجیز میں فرماتے ہیں: لايحل للرجل أن يقطع اللحية. مرد کو داڑھی کاٹنا حلال نہیں ہے۔ (رد المحتار، فصل فی النظر والمس، جز:۶ص:۳۷۳)

درمختار میں ہے: وفیہ: (أي المجتبیٰ) قطعت شعر رأسها أثمت ولعنت وزاد في البزازية ولو بأذن الزوج؛ لأنه لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق ولذا يحرم على الرجل قطع لحيته، والمعنى المؤثر التشبه بالرجال.

مجتبیٰ شرح قدوری میں ہے کہ عورت اپنے سر کے بال کاٹے تو گنہ گار اور ملعونہ ہو جائے۔ بزازیہ میں زائد فرمایا: اگرچہ شوہر کی اجازت سے، اس لیے کہ خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے مرد پر داڑھی کاٹنا حرام ہے۔ اور گنہ گار ہونے کی وجہ مردوں کی وضع بنانی ہے یعنی عورتوں کو سر تراشنے کی حرمت میں علت مؤثرہ یہ ہے کہ مردانی وضع ہے۔

(درمختار، فصل في البيع، جز:۶، ۴۰۷)

رد المحتار میں ہے: العلة المؤثرة في اثمها التشبه بالرجال فانه لا يجوز كالتشبه بالنساء. عورت کے گنہ گار ہونے کی علت مؤثرہ مردوں کے ساتھ مشابہت ہے تو وہ ناجائز ہے۔ جیسے مردوں کو عورتوں سے مشابہت۔ (رد المحتار، فصل في البيع، جز:۶، ۴۰۷)

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں: أما حلقها فمنهي عنه؛ لأنه عادة المشركين. داڑھی مونڈنا منع ہے، کیوں کہ یہ کافروں کی عادت ہے۔

(نسیم الریاض، فصل: وأما نظافة جسمه، دار الفکر بیروت ۱/ ۳۴۳-۳۴۴)

ہدایہ میں ہے: حلق الشعر في حقها مثلة كحلق اللحية في حق الرجال.
بال مونڈنا عورت کے حق میں مثلہ ہے جیسے داڑھی مونڈنا مرد کے حق میں۔

(الهداية، فصل: واذا لم يدخل المحرم مكة، جز:۱، ص:۱۴۹)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ المسلک المتقسط میں فرماتے ہیں: حلق اللحية من باب المثلة. داڑھی مونڈنا از قسم مثلہ کے ہے۔

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، فصل: بيان زمان ومكان الحلق والتقصير، جز:۲، ص:۱۴۱)

بحر الرائق میں ہے: لا تحلق لكونه مثلة كحلق اللحية. عورت اپنا سر نہ مونڈے اس لیے کہ وہ مثلہ ہے جیسے داڑھی مونڈنا۔

(البحر الرائق، فصل: لم يدخل مكة ووقف بعرفة، جز:۲، ص:۳۸۲)

امام بخاری حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی: نهى رسول الله صلى

اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عن النھبی والمثلۃ. رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹ اور مثلہ (یعنی ناک کان کاٹنا) سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح البخاری، باب النھبی بغیر اذنہ، جز: ۳، ص: ۱۳۵)

امامین جلیلین قوت واحیا میں فرماتے ہیں: اللحیۃ من تمام خلق الرجال وبھا یتمیز الرجال من النساء فی ظاھر الخلق. داڑھی آفرینش مرد کی تمامی سے ہے اور اسی سے مرد ظاہری خلقت میں عورتوں سے ممتاز ہوتا ہے۔

(قوت القلوب الفصل السادس والثلاثون ۲/ ۲۴۲ و احیاء العلوم النوع الثانی ۱/ ۱۴۴)

بخاری وابو داؤد وترمذی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم. رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے لعنت فرمائی زنانہ مردوں اور مردانی عورتوں پر اور فرمایا انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔ (سنن ابی داؤد، باب فی الحکم فی المخنثین، جز: ۴، ص: ۲۸۳)

بیہقی شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں: اربعۃ یصبحون فی غضب اللہ ویمسون فی غضب اللہ المتشبھون من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال والذی یأتی بالبھیمۃ والذی یأتی بالرجل. چار شخص صبح کریں تو اللہ کے غضب میں اور شام کریں تو اللہ کے غضب میں، زنانی وضع والے مرد اور مردانی وضع والی عورتیں اور چوپاؤں سے جماع کرنے والا اور اغلامی۔ (شعب الایمان، باب تحریم الفروج، جز: ۷، ص: ۲۷۸)

ابن عساکر ابن صالح وہ اپنے بعض شیوخ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لعن اللہ والملٰئکۃ رجلا تأنث وامرأۃ تذکر. اللہ عزوجل اور فرشتوں نے لعنت کی اس مرد پر جو عورت بنے اور اس عورت پر جو مرد بنے (والعیاذ باللہ رب العٰلمین)

(کنز العمال، الفصل الرابع فی الترھیب الرباعی، جز:۱۶،ص:۷۳)

ان احادیث کریمہ ونصوص علمائے کرام سے ثابت ہوا کہ داڑھی منڈوانا اور کتروانا گناہ وناجائز ومکروہ تحریمی قریب بحرام ہے۔

اور داڑھی کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا واجب ہے کیوں کہ امر کا موجب اور اس کے حقیقی معنی وجوب ہیں: ما اصرح به علماء الاصول رحمهم الله تعالىٰ ورضي الله تعالىٰ عنهم. اور چونکہ داڑھی رکھنے کا وجوب صراحۃً احادیث کریمہ ہی کی عبارۃ النص سے ثابت ہوا ہے اس لیے ایک مرتبہ منڈوانا یا کتروانا گناہ صغیرہ اور تکرار اور اس پر اصرار کبیرہ اور ہلکا جانتے ہی اشد کبیرہ ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں: لا صغيرة على الاصرار رواه فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما.
یعنی اصرار وتکرار کے بعد کوئی گناہ صغیرہ نہیں رہتا یعنی صغیرہ بھی اصرار کے بعد کبیرہ ہو جاتا ہے۔

(الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی حدیث ۷۹۴۴ ابن عباس دار الکتب العلمیہ بیروت ۵/۱۹۹)

اقول: داڑھی کے متعلق اگر صرف اسی مضمون کی حدیثیں ہوتیں تو داڑھی رکھنا مطلقاً واجب ہوتا اور کسی حد پر بھی اس کا کتروانا حرام ہو جاتا۔

لیکن حدیث شریف میں ہے: انه صلى الله تعالىٰ عليه وعلىٰ آله وسلم كان ياخذ من لحيته من عرضها وطولها بالسوية رواه الترمذی عن عمرو ابن شعيب عن ابيه عن جده. بیشک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی ریش اقدس کے بال طول وعرض سے برابر اخذ فرمایا لیا کرتے تھے۔

(سنن الترمذی، باب ماجاء فی الاخذ من اللحیۃ، جز:۴،ص:۳۹۱)

اقول: اخذ من اللحیۃ کے متعلق اگر صرف یہی حدیث ہوتی تو داڑھی کی مقدار غیر معین ہو کر حکم جواز اخذ مجمل رہ جاتا اور اعفائے لحیہ کے متعلق جو احادیث صحیحہ صریحہ محکمہ ہیں ان کے حضور یہ

حدیث مضمحل ومرجوح ونا قابل عمل ہو جاتی ۔لیکن حضرت سیدنا ابو ہریرہ وسیدنا وابن سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے جلیل القدر صحابیوں کے فعل سے یہ مقدار متعین ہوگئی اور امام ترمذی والی حدیث شریف مجمل نہ رہی ملاحظہ ہو زرقانی علی المؤطا مطبوعہ مصر جلد چہارم ص ۱۶۳ میں ہے: قدروی ان ابن عمر واباهريرة رضی الله تعالیٰ عنهما انهٗ کا نا یاخذ ان من اللحية مافضل على القبضة. بیشک ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما داڑھی میں جو کچھ قبضہ سے فاضل ہوتا اخذ فرمالیتے تھے ۔(زرقانی علی المؤطا مطبوعہ مصر جلد چہارم ص ۱۶۳)

کتاب الآثار شریف ص ۱۵۸ میں ہے :محمد قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ماتحت القبضة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنيفة .امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی وہ ہیثم سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ وہ اپنی داڑھی کو مشت میں لیتے پھر مشت کے نیچے والی کو کاٹ دیتے تھے امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی امام اعظم کا فرمان ہے ۔
(کتاب الآثار شریف ص ۱۵۸)

الحمد للہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فعلوں اور حضرت امام اعظم اور ان کے شاگرد رشید حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمانوں سے لحیہ کی مقدار واجب کا ثبوت ہو گیا۔

بالجملہ داڑھی رکھنا واجب ہے ۔اور اس کا منڈانا اور کتروانا مکروہ تحریمی قریب بحرام ہے اور اس وجوب کی حد ایک قبضہ یعنی ایک مشت ہے ۔اور ما زاد علی القبضہ کا کاٹنا جائز ہے ۔

داڑھی رکھنے کا وجوب جن احادیث کریمہ سے ثابت ہوا وہ بعینہا اپنے وجوب ہی پر ہیں ۔یعنی ایک قبضہ داڑھی رکھنا واجب ہے اور ما زاد علی القبضہ کتروا دینا جائز ہے اور اگر قطعا نہ کتروائے اور داڑھی کو اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دے تو بھی جائز ہے ۔مالم يبلغ حد السوية فاذا بلغ يستحب ان يقص مازاد على القبضة لئلا ينجر الى التنفر

والتضحيك بالسنة. علامہ عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مؤطا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ترمذی والی حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ای يقرب من التدوير من كل جانب لان الاعتدال محبوب والطول المفرط قد يشوه الخلق ويطلق السنة المغتابين ففعل ذلك مندوب ما لم ينته الى تقصيص اللحية وجعلها طاقات فيكره او يقصد الزينة والتحسين لنحو النساء فلامنافاة بين فعله وامره لانه فى الاخذ منها لغير حاجته او لنحو تزين و فعله فيما احتيج اليه لتشعث او افراط طول يتاذى به۔ یعنی تاکہ ہر طرف سے گولائی سے قریب ہوجائے اس لیے کہ اعتدال محبوب ہے اور حد سے زیادہ طول کبھی خلقت کو بدنما کر دیتا ہے۔ اور غیبت کرنے والوں کی زبانیں دراز کرر دیتا ہے۔ تو یہ فعل (طول وعرض سے اخذ) مندوب ہے۔ جب تک لحیہ تراشنے کی طرف منتہی نہ ہو اور داڑھی کا نوکدار کرنا مکروہ ہے یا زینت اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگار کا قصد کرے تو بھی مکروہ ہے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فعل اور امر میں منافات نہیں۔ اس لیے کہ امر تو بلا ضرورت یا محض تزئین کے لیے داڑھی کتروانے والے کے بارے میں ہے۔ کہ وہ داڑھی بڑھائے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل اس اخذ عن اللحیۃ کے بارے میں ہے کہ پریشان ہونے یا حد سے زائد اس قدر لمبی ہو جانے کے سبب کہ اس سے اذیت ہونے لگے اس قدر اخذ کی حاجت ہو۔

(زرقانی علی المؤطا، باب: السنۃ فی الشعر، جز: ۴، ص: ۵۳۰)

روح البیان جلد اول ص ۲۲۲ میں ہے: من الاكساب التى يحتسب على اربابها حلق لحى الرجال وراس النساء تشبها بالرجال ولا باس باخذ الزائد على القبضة من اللحية لانه عليه السلام كان ياخذ من لحيته طولا وعرضا اذا زاد على قدر القبضة فان الطول المفرط يشوه الخلقة ويطلق السنة

المغتابین بالنسبۃ الیہ فلا بأس بالاحتراز عنہ علی ھذہ النیۃ. وہ پیشے جن کے کرنے والوں پر شرعی داروگیر کی جائے گی۔ ان میں سے مرد کی داڑھی کو اور عورتوں کے سر کو مردانی وضع بننے کے لیے مونڈنا ہے۔ اور داڑھی کے اس حصے کو جو قبضہ سے زائد ہو لے لینے میں مضائقہ نہیں۔ اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی مبارک داڑھی کو طول وعرض سے اخذ فرما لیتے تھے، جب کہ قبضہ سے زائد ہو جاتی، اس لیے کہ طول مفرط خلقت کو بدنما کر دیتا ہے۔ اور غیبت کرنے والوں کی زبانوں کو اس کی بہ نسبت دراز کر دیتا ہے تو اس نیت پر اس سے احتراز میں مضائقہ نہیں۔ (روح البیان، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۲۴ تا ۱۳۱، جلد اول، ص: ۲۲۲)

اس بیان سے معلوم ہوا کہ فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جو فرمایا کہ سنتھا القبضۃ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ داڑھی رکھنے کے متعلق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ یعنی سرکار کا اسوۂ حسنہ مقدار قبضہ ہے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر امت کو عمل کرنا کبھی فرض ہوتا ہے۔ جیسے عدد رکعات فرائض اور کبھی واجب جیسے وتر اور کبھی سنت مؤکدہ جیسے سنت فجر اور کبھی سنت مستحبہ جیسے مسواک وعمامہ تو حدیث ترمذی وحدیث امام اعظم وغیرہ سے داڑھی کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فعل مسنون ایک قبضہ رکھنا ثابت ہوا۔ اب اس فعل مسنون پر عمل کرنا امت کے لیے فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ یا سنت مستحبہ تو چونکہ احادیث کثیرہ صحیحہ صریحہ کی عبارات محکمہ میں داڑھی رکھنے کا تاکید کے ساتھ حکم دیا گیا اور داڑھی منڈانے یا ترشوانے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا گیا۔ کسی حدیث میں حکم اعفائے لحیہ کو امر الٰہی فرمایا گیا۔ کسی حدیث میں داڑھی کٹوانے کو مثلہ، کسی حدیث میں تشبہ بالمجوس، کسی حدیث میں تشبہ بالیہود۔ اور کسی حدیث میں تشبہ بالمشرکین بتایا گیا۔ لاجرم اس فعل مسنون پر عمل کرنے کا وجوب ہی ثابت ہوا۔ یعنی داڑھی کی مقدار واجب کی کم از کم حد مسنون ایک مشت ہے۔ اس مقدار سے زیادہ رکھنا واجب نہیں رکھے گا۔ تو اچھا ہے اور نہ رکھے تو کچھ گناہ نہیں، مگر بڑھانا واجب ہے اور وجوب اعفا کی حد قبضہ پر ختم ہو جاتی ہے، والحمد للہ۔

لہذا جو شخص داڑھی منڈانے یا ایک قبضہ سے کم کرانے کا عادی ہو یا ایک آدھ مرتبہ منڈوائے یا کتروائے لیکن اپنے اس گناہ کو ہلکا جانے وہ ضرور فاسق معلن ہے۔اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور اگر پڑھ لی ہو تو اس کا اعادہ واجب۔واللہ تعالیٰ اعلم

خوب یاد رہے کہ سنت بالمعنیٰ الاعم فرض وواجب وسنت مؤکدہ وسنت مستحبہ چاروں کی طرف منقسم اور ان کا مَقْسِم ہے اور سنت بالمعنی الاخص ان دونوں فرض وواجب کی قسیم اور اس سنت بالمعنی الاعم کی ایک قسم ہے۔ایک قسم اپنے قسیم کا مضاد مقابل ہوتا ہے۔لیکن مَقْسِم اپنے ہر ایک قسیم کو عام ہوا کرتا ہے۔اسی اطلاق اول پر اضحیہ ووتر واعفاے لحیہ قدر قبضہ کو بھی سنت کہا جاتا ہے۔

فافهم وتثبت ولا تكن من الجاهلين والله ورسوله اعلم جل جلاله وصلى الله وتعالىٰ عليه وعلىٰ آله وسلم.

فقیر ابو الطاہر محمد طیب صدیقی قادری برکاتی رضوی داناپوری غفرلہ۔ذنبہ المعنوی والصوری صدر مدرس مدرسہ فیض الاسلام۔محلہ شیر محمد، پیلی بھیت۔یوپی

(۱) الجواب صحيح بأذن الله العزيز العلام والمجيب سلمه ربه نجيح بحكم المولىٰ المنام هكذا اينبغي ان يفهم المقام وازمة التوفيق بيد ربناذي الجلال والاكرام . فله الحمد وعلىٰ حبيبه الكرام وآله وصحبه الكرام . وابنه الغوث الاعظم وحزبه وسراج امته الامام الاعظم ومتبعيه وامام اهل السنة المجدد الاعظم ومتبعيه وعلينا جميعا بهم الصلاة والسلام.

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ

(۲) الجواب صحیح محمد ایوب قادری سنی حنفی مجیدی غفرلہ، ٹانڈہ، فیض آباد۔

(۳) فقیر اپنے جملہ مریدین اور پیر بھائیوں سے عرض پرداز ہے کہ بحکم شریعت مطہرہ اس فتوے پر عمل کریں اور حق سمجھیں۔العبد للرب القوی حیات علی صدیقی۔بھاؤپوری عفا اللہ عنہ پوسٹ اٹوا ضلع بستی۔

(۴) الجواب صحیح وصواب والمجیب ومثاب واللہ تعالیٰ اعلم بالحق والصواب۔فقیر محمد وجیہ الدین سنی حنفی قادری برکاتی رضوی ضیائی امانی غازی پوری غفرلہ ولابویہ المولیٰ الوہاب۔

(۵) اللہ تعالیٰ مجیب کو اجر جزیل عنایت فرمائے کہ مسئلہ اعفاے لحیہ والسنۃ فیہا القبضہ آفتاب سے زیادہ روشن ہوگیا۔ اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العٰلمین بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ محمد عبد الغفور عفی عنہ (خطیب جامع مسجد ٹاٹ شاہی۔ فیض آباد)

(۶) الجواب صحیح فی باب حرمۃ قطع اللحیۃ من اقل القبضۃ

۔(مولوی) عبد الرحیم کابلی۔ پیلی بھیت۔

(۷) الجواب صحیح وصواب المجیب مصیب ومثاب واللہ تعالیٰ اعلم بالحق والصواب فقیر قادری سنی حنفی احمد حسین محلہ کھوجن پور۔ متصل صدر ریلوے اسٹیشن فیض آباد۔

(۸) صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب -فقیر وقار الدین مدرس مدرسہ مظہر اسلام۔ بریلی شریف۔

(۹) الحمد للہ وکفیٰ الصلوۃ والسلام علی سیدنا احمد المصطفیٰ المجتبی المرتضیٰ وآلہ واصحابہ اولی الصدق والصفا امابعد فقد طالعت الجواب المسمی تحفۃ الاولی النہیۃ مبین المقدار الواجب من اللحیۃ الذی کتبہ الفاضل الفاصل العلامۃ الکامل ذو الفضل السامی والفیض النامی مولانا المولوی ابو الطاہر محمد طیب دانا فوری سلمہ ربہ العلیٰ القوی فوجدتہ مملوء مشحونًا بالحق الصریح والقول الصحیح لیس ماسواہ الا القبیح والفضیح واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ عز اسمہ اتم واحکم الفقیر الیٰ جنابہ القوی عبید المصطفیٰ محمد نالمعروف باعجاز الرضوی الکاظمی عفی عنہ۔ مفتی ونائب صدر المدرسین بدار العلوم الرضویہ الکائنۃ ببریلی

(۱۰)--------------فی الواقع داڑھی بقدر قبضہ رکھنا واجب ہے۔ عزیز سعید مولانا مولوی مفتی محمد طیب صاحب سلمہ کو مولیٰ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ انہوں نے جو محنت فرمائی اسے ٹھکانے لگائے اس رسالہ سے لوگوں کو توبہ کی توفیق دے کہ وہ داڑھی منڈانے یا کتروانے سے باز آئیں۔ اور اس شعار اسلامی کی محافظت کریں اور بقدر قبضہ داڑھی خود بھی رکھیں اور اپنے بھائیوں کو بھی اس رسالہ کو دکھا کر توبہ کرائیں۔ واللہ ولی التوفیق وھو تعالیٰ اعلم۔ -فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ (نور اللہ مرقدہ)

دربار طیب
ضیغم سنیت محافظ مسلک اعلیٰ حضرت قاطع شرک و بدعت
ابو البرکات مفتی ابوالطاہر محمد طیب صاحب قادری برکاتی
رضوی مفتی جاورہ رحمۃ اللہ علیہ

--------طالب دعا--------
جانشین حضور مفتیِ جاوره محمد شاہد رضا صدیقی
جامع مسجد اندور موبائل 9303204877